ضبط ولادت (برتھ کنٹرول)

پہلا فقہی سمینار منعقدہ: ۲۳-۲۵/شعبان ۱۴۰۹ھ مطابق ۱-۳/اپریل ۱۹۸۹ء، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی

ضبط ولادت کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد شرکاء سمینار نے مندرجہ ذیل فیصلے متفقہ طور پر منظور کیے:

۱- کوئی بھی ایسا عمل جس کا مقصد نسل انسانی کے سلسلے کو منقطع یا محدود کرنا ہو اسلام کے بنیادی تصورات کے خلاف اور ناجائز ہے۔

۲- بطور فیشن خاندان کو مختصر رکھنے یا تجارت و ملازمت کی مشغولیتوں کے متاثر ہونے یا سماجی دلچسپیوں میں رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ سے اولاد کی ذمہ داری سے انکار وگریز کو شرع اسلامی کسی حال میں قبول نہیں کرسکتی۔

۳- جو خواتین بلند معیار زندگی کے حصول یا زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی خاطر نوکریاں کرنا چاہتی ہیں اور اپنے مقصد تخلیق اور اس مقدس فریضے کو بھول جاتی ہیں جو قدرت نے نسل انسانی کی ماں کی حیثیت سے ان پر عائد کیا، ان مقاصد کی خاطر خاندان کو محدود کرنے کا تصور قطعاً غیر اسلامی ہے۔

۴- جو بچہ موجود ہے اس کی پرورش، رضاعت، اور نشو ونما میں اگر ماں کے جلد حاملہ ہونے کی وجہ سے نقصان کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں مناسب وقفہ قائم رکھنے کی خاطر عارضی مانع حمل تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔

۵- دائمی منع حمل کی تدابیر کا استعمال مردوں کے لئے کسی بھی حال میں درست نہیں ہے، عورتوں کے لئے بھی منع حمل کی مستقل تدابیر ممنوع ہیں، سوائے ایک صورت کے۔ اور وہ استثنائی صورت یہ ہے کہ ماہر قابل اعتماد اطباء کی رائے میں اگلا بچہ پیدا ہونے کی صورت میں عورت کی جان جانے یا کسی عضو کے تلف ہوجانے کا ظن غالب ہو، تو اس صورت میں عورت کا آپریشن کرادینا تاکہ استقرار حمل نہ ہوسکے جائز ہے۔

۶- عارضی منع حمل کی تدابیر اور ادویہ کا استعمال بھی عام حالت میں جائز نہیں۔

۷- چند استثنائی صورتوں میں عارضی منع حمل کی تدابیر وادویہ کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لئے درست ہے، مثلاً:

☆ عورت بہت کمزور ہے۔ ماہر اطباء کی رائے میں وہ حمل کی متحمل نہیں ہوسکتی اور حمل ہونے سے اسے شدید ضرر لاحق ہونے کا قوی اندیشہ ہو۔

☆ ماہر اطباء کی رائے میں عورت کو ولادت کی صورت میں ناقابل برداشت تکلیفوں اور ضرر میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔

☆☆☆